فوائد:

۱- اسلامی نظام مالیات کی بنیاد یہ ہے کہ مال ایک یا چند ہاتھوں میں جمع نہ ہونے پائے، معاشرے میں مستقل طور پر گردش میں رہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ ﴿٧﴾﴾ (الحشر: ۷) تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ مال داروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اس طرح زکوٰۃ عام انسانی کفالت کا ایک نظام ہے جس سے سود پر مبنی نظام اقتصاد کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

۲- زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ غربت وافلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ انسانی معاشرے کا یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس کی بنیاد پر سوشلزم اور کمیونزم جیسے نظریات وجود میں آگئے جنہوں نے اقتصادی نابرابری اور عدم مساوات کی بنیاد پر انسانوں کو دو متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیا اور غریبوں کے جذبہ حسد و محرومی کو بھڑکا کر پورے معاشرے کو جہنم بنا دیا۔ اگر اسلامی نظام اقتصاد کو اس کی اصل روح کے ساتھ اختیار کر لیا جائے تو عدم مساوات کی یہ خلیج ہی وجود میں نہ آئے اور ہر مال دار اپنے آس پاس کے غریبوں کا کفیل اور ہمدرد بن جائے نیز پورے معاشرے میں اخوت وبھائی چارے کی فضا قائم ہو جائے۔

۳- انسانوں سے ہمدردی اور غم خواری ایک بہترین انسانی وصف ہے۔ اسلام کے نظام اقتصاد پر عمل درآمد سے انسان میں یہ بہترین صفت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان حصول مال کے لئے بھیڑیا بننے کے بجائے دردمندوں اور بے کسوں کا غم خوار اور مددگار بن جاتا ہے۔

۴- بہت زیادہ مال یا بہت زیادہ غربت دونوں اکثر فتنہ کا باعث بنتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فقر وفاقہ آدمی کو کفر تک پہونچا دیتا ہے۔ آدمی اپنی غربت سے تنگ آکر خودکشی جیسا انتہائی قدم بھی اٹھا لیتا ہے۔ دوسری طرف بے انتہا دولت آدمی کو فسق وفجور، ظلم وجبر اور استحصال پر ابھارتی ہے۔ اسلام کا نظام اقتصاد دونوں کو معتدل حالت میں رکھتا ہے۔

۵- احادیث میں ہے کہ صدقات کے ذریعہ انسان پر آئی ہوئی یا آنے والی مصیبت یا بلا دور ہو جاتی ہے۔

۶- جو لوگ صدقات وزکوٰۃ کو روک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے اپنی برکت روک لیتا ہے اور ان پر قحط وخشک سالی مسلط کر دیتا ہے۔

۷- زکوٰۃ سے انسان کا مال پاک وصاف ہو جاتا ہے کیونکہ جس مال میں زکوٰۃ کا مال شامل ہو جاتا ہے وہ اسے ہلاک کر کے چھوڑتا ہے۔(مشکوٰۃ)